رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بخدمت ایڈیٹر صاحب
اردو ریویو آف ریلیجنز
قادیان
Qadian

اخبار نور قادیان

ایڈریس:- ایس۔ محمد یوسف

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے تین روپے
" ششماہی " ایک روپیہ بارہ آنے
چندہ سالانہ سرپرستوں سے عشر
" " امراء " عشر
والیان ریاست ۔ پچیس روپے
ممالک غیر سے ۹ شلنگ

مستقل قواعد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت ظاہر کرنا۔ (۲) دنیا میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا (۳) معترضین کے حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا۔ (۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم بنانا +

جلد ۳۳ | اخبار نور قادیان دار الامان مورخہ ۳ جولائی ۱۹۴۳ء مطابق ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۶۲ھ | نمبر ۸

قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ

یقیناً خیر خواہان ملت اسے کمال انبساط سے سُنیں گے۔ کہ کلام مجید کے گورمکھی ترجمہ کا دوسرا ایڈیشن چھپنا شروع ہوگیا ہے۔ انشاء اللہ۔ اوّل تو چھ ورنہ حد آٹھ ماہ میں چھپ جائیگا۔ جب حضور تاجدار بھوپال خلد اللہ ملکہ کی نظر کرم سے مجھے اس دوسرے ایڈیشن کیلئے روپیہ ملا تو ایک معزز دوست نے مجھے یہ کہا۔ کہ روپیہ تو آپکو مل گیا اب آپ کاغذ کا کیا انتظام کرینگے۔ میں نے عرض کیا کہ جس نے بھوک دی ہے وہ کھانا بھی دیگا۔ جس نے درد پیدا کیا ہے اس نے دوا بھی پیدا کی ہے۔ چنانچہ کاغذ مجھے جلد ہی مل گیا۔ گو بہت مہنگا ملا۔ موجودہ حالات میں سستا مل بھی کیسے سکتا تھا۔ پہلا ایڈیشن خدا کے کرم سے بہت ہی کامیاب رہا۔ اور قریباً سو فیصدی سکھوں نے خریدا۔ دوست دعا کریں کہ یہ دوسرا ایڈیشن پہلے سے بھی زیادہ کامیاب رہے۔

سکھ اور ہندو

آجکل ہندو سکھوں پر بہت ناراض ہیں صرف اسلئے کہ اب سکھوں نے اپنا نفع نقصان سوچنا شروع کر دیا اور انکی یہ قدرتی خواہش ہے کہ ہماری جداگانہ حیثیت قائم رہے۔ ہندوؤں کے موجودہ دباؤ کا سکھوں پر کوئی اثر نہیں ہوا چنانچہ سکھوں نے اب یہ اعلانیہ کہنا شروع کر دیا ہے۔ "اگر ہندوؤں نے اپنا رویہ نہ بدلا تو ہمیں ہندوؤں سے معاشرتی قرب کو بھی خیرباد کہنا پڑیگا" مسلمان بھائی بھی آخر ہمارے ایسے ہی بھائی ہیں جیسے کہ ہندو۔ ضرورت ہے کہ سکھوں اور مسلمانوں کے آپس کے شکوک رفع ہوں اور دیر کے بچھڑے ہوئے گلے ملیں۔ (احیت امرتسر ۶ جون) یہ خیالات ہر جہت سے مبارک اور ہندوستان کیلئے نیک فال ہے مسلمانوں کی یہ دلی خواہش ہے کہ ہم ایکدوسرے کے قریب ہوں اور جتنے بھی ہم ایکدوسرے کے قریب ہونگے اتنا ہی ہم ایکدوسرے کو زیادہ بہتر سمجھ سکینگے کیا روحانی نقطہ خیال سے اور کیا تمدنی لحاظ سے سکھ اور مسلمان ایکدوسرے کے بہت قریب ہیں۔ سکھ توحید پرست ہیں اور مسلمان بھی۔ سکھ بھی فوجی لوگ اور مسلمان بھی۔ سکھ بھی گوشت خور اور مسلمان بھی۔ حتیٰ کہ سکھوں اور مسلمانوں کا لباس بھی تقریباً ایک ہے۔ شیروانی اور تنگ پاجامہ۔ پھر ایکدوسرے سے دوری کے معنی ہی کیا؟

قرآن مجید کا ہندی ترجمہ

قرآن شریف کا ہندی ترجمہ بھی قریباً ختم ہے ۱/۴ اصد کاپی شائد ہی ہو۔ یہ ترجمہ بھی سو فیصدی ہندو صاحبان نے ہی لیا۔ اس ترجمہ نے جو خوشگوار اثر ہندو صاحبان پر ڈالا اُسے نور کے ناظرین وقتاً فوقتاً نوٹ میں دیکھتے ہی رہتے ہیں۔ میری یہ خواہش ہے کہ اس ہندی ترجمہ کا ثواب احمدی جماعت بھی حاصل کرے۔ گورمکھی ترجمہ کے سلسلہ میں تو میری یہ خواہش پوری نہ ہوسکی۔ کیا تعجب کہ ہندی ترجمہ میں ہو سکے ورنہ کام تو بہرحال ہو کر رہیگا۔ ہمکو تو یہ مفت کا ثواب ہے۔ ثواب بھی کس کام کا کلام مجید کی اشاعت کا ؎ ہر کس کہ ندارد بجہاں مہر تو دل حقا کہ بود طاعت او ضایع و باطل

باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ وہ کتاب ہے جو خدا کے فضل سے بیحد مقبول ہوئی۔ ملک کے بیس چوٹی کے اخبارات نے اسے بہت پسند کیا۔ سر فضل حسین مرحوم اور ڈاکٹر سر اقبال مرحوم کو یہ کتاب بہت ہی پسند تھی۔ اب میری یہ خواہش ہے کہ اسکا گورمکھی ایڈیشن بھی شائع ہو سکے۔ اگر کوئی صاحب ہمت دوست آگے بڑھے تو اس کار خیر کا شاندار نتیجہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اسکا گورمکھی ترجمہ سکھوں میں مفت ہی جائیگا۔ اردو ایڈیشن نے جو بابرکت نتیجہ پیدا کیا یقیناً گورمکھی ترجمہ اس سے زیادہ شاندار نتیجہ پیدا کرنیکا موجب ہوگا۔ اسکے گورمکھی ایڈیشن کی اتنی اشاعت ہونی چاہئے۔ کہ ہر گورمکھی دان گھر میں اسکی ایک ایک کاپی پہنچ جائے۔

نور کی توسیع اشاعت

نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو ادا کر رہا ہے وہ اظہر من الشمس۔ ایسے مجاہد پر چہ کی اعانت کرنا یقیناً اپنی مدد آپ کرنیکے مصداق ہے۔ نور کے قریباً سب خریداروں کا چندہ یکم اپریل سے ختم ہے۔ دوستوں کا یہ فرض ہے کہ فوراً ہی اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ نہ صرف یہی بلکہ انکی توسیع اشاعت میں بھی مربیانہ سعی فرمائیں۔ نور کے وہ کونسے خریدار ہونگے جن کے ایک دو دوست نہ ہوں اور پھر وہ کونسے دوست ہونگے جنہیں نور کی خریداری کیلئے کہا جائے اور وہ انکار کر دیں۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ آجکل کاغذ شدید گراں ہے۔ سرمایہ دار اخباروں کی ہستی کے بھی لالے پڑ رہے ہیں۔ اس سے نور کی مشکلات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

سنہری موقعہ

ایک بہت ہی شاندار بلڈنگ برلب شاہراہ جسکے لگے کی قادیان میں شائد ہی دو چار بلڈنگیں ہوں قابل فروخت ہے۔ موقعہ نہایت اچھا نصرت گرلز ہائی سکول تعلیم الاسلام ہائی سکول، مسجد اور شہر سے صرف پانچ منٹ کا فاصلہ قیمت زبانی یا بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتی ہے۔ زبانی اچھا ہوگا۔ تاکہ وہ صاحب اپنی آنکھوں دیکھ بھی سکیں۔ خط و کتابت کا پتہ م۔ الف معرفت ایڈیٹر نور قادیان۔ پنجاب۔

سپاس تعزیت

میرے داماد کی وفات پر جن دوستوں نے ہمدردی کے خطوط لکھے میں انکا بہت ہی مشکور ہوں۔ اور میرے لئے یہ بات مزید غم غلط کرنیکا موجب ہے کہ ایسے ہمدردوں میں سکھ اور ہندو بھی ہیں۔ خداوند تعالیٰ ان سب کو جزاء خیر دے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـــــــ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ہماری کوتاہیاں

قدرت نے ہمارے لئے تبلیغ کے اچھے اچھے مواقع پیدا کئے۔ مگر ہم اپنی کوتاہیوں سے کافی حد تک وہ مواقع کھو چکے۔ دُور کیوں جاؤ دیکھ ہمارے ہمسایہ ہیں۔ کیا روحانی لحاظ سے۔ کیا تمدنی جہت سے۔ یہ بہت حد تک قریب بلکہ قریب تر ہیں۔ اور آج سے قریباً پچیس ۲۵ سال پہلے ایسا سنہری موقعہ آیا۔ کہ اگر ہم اس طرف پوری توجہ دیتے۔ تو کافی حد تک کامیاب ہو چکے ہوتے۔ اور تو اور اگر کوئی صاحب ہمت جماعت یا فرد میری مشہور تصنیف "بابا نانک رحمۃ اللہ کا مذہب" نامی کتاب کے گورمکھی ترجمہ کے بار کو اُٹھا سکتا۔ تو سکھوں میں تبلیغ کا ایک نیا باب کھُل جاتا۔ یہ وہ کتاب ہے جسپر ملک کے مشہور چوٹی کے اخبارات اور لیڈروں نے نہایت ہی زبردست تبصرہ کیا۔ ایسا شاندار تبصرہ جو شاید ہی کسی اور کتاب کے حصہ میں آیا ہو۔ اگر اس کا گورمکھی ایڈیشن دس ہزار کی تعداد میں شائع ہو جاتا۔ اور جنگ سے پہلے پانچ چھ ہزار کی لاگت سے دس ہزار کا ایڈیشن شائع ہو سکتا تھا۔ اور یہ دس ہزار کا گورمکھی ایڈیشن یقیناً تبلیغی رنگ میں ایک انقلاب پیدا کر دیتا۔ گورمکھی ترجمہ میں مفت دینے کے لئے تیار تھا۔ کہنے کو تو ہندوستان میں اسلامی انجمنوں کا جال سا بچھا ہوا ہے۔ اور جن کے پاس روپیہ کی بھی کمی نہیں۔ مگر خدا نے کسی انجمن کو یہ توفیق نہ دی۔ اگر اب بھی کوئی انجمن یا کوئی صاحب ہمت اور اہل درد اس کتاب کا گورمکھی ایڈیشن چھپوا سکے۔ تو اسکے بابرکت نتیجہ میں کوئی شبہ نہیں۔

آج سے بیس ۲۰ سال پہلے کہلانیوالے اچھوتوں میں تبلیغ کا درد نہ بہت فراخ تھا۔ تمام ہندوستان میں اچھوتوں کی تعداد آٹھ نو کروڑ سے کم نہ ہوگی ہندوؤں سے یہ لوگ بے حد شاکی ہیں۔ اور ان کا شاکی ہونا بجا بھی ہے۔ کیونکہ ان کی اس سب مصیبت کا ذمہ وار منو شاستر ہے۔ باقی رہا عیسائیوں کا معاملہ۔ بلاشبہ عیسائی لوگ ان اقوام میں کافی کام کر رہے ہیں۔ مگر عیسائی مذہب حقیقی معنوں میں ان لوگوں کو مساوات نہیں دے سکتا۔ کیونکہ وہاں بھی کالے گورے کا سوال موجود ہے۔ ہاں ایک اسلام ہی ہے جو اصل معنوں میں ان کے دُکھ کا علاج اور انہیں روحانی و تمدنی دولت سے مالا مال کر سکتا ہے۔ مگر مسلمانوں کی توجہ اس طرف بہت ہی کم ہے۔ گو ہم کافی حد تک وقت کو کھو چکے ہیں۔ اب بھی اگر ہم تندہی اور جانفشانی سے کام لیں۔ تو پھر بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ اگر اس کارِ خیر کی جانب ہمیں اور کوئی جذبہ نہیں ابھار سکتا۔ تو کم از کم سیاسی نقطہ خیال سے ہی ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہیئے۔ آٹھ نو کروڑ کا ٹنڈی دل تھوڑا نہیں ہوتا۔ یہ جس قوم کے ساتھ بھی ہوگا۔ سیاسی نقطہ خیال سے ان کے پَوں بارہ ہیں شبہ ہی کیا کیونکہ آئندہ اسی قوم کا مستقبل شاندار ہوگا۔ یا سیاسی باگ ڈور کی مالک ہوگی۔ جس کی تعداد زیادہ ہوگی۔

آریہ سماج کی تعداد تمام ہندوستان میں ۴۰، ۵۰ لاکھ سے شاید ہی زیادہ ہو۔ مگر اس قوم نے تمام ہندوستان میں اپنا تبلیغی جال پھیلایا ہوا ہے۔ ہر ایک صوبہ کی مرکزی انجمن ہے۔ جس کے ماتحت ہر ایک شہر میں شاخیں ہیں۔ اور ہر ایک مرکزی انجمن کے پاس درجنوں ہی مبلغ اور بھجنیک (بھجن گانیوالے) ہیں کئی کالج کئی ہائی سکول ہیں۔ اور پریس بہت مضبوط۔ اور یہ سب شعبے کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغی فرائض بجا لا رہے ہیں۔ پھر اسی پر بس نہیں تحریک شدھی کے دو بڑے بھاری مرکز ہیں۔ ایک ہوشیار پور میں دوسرا دہلی میں۔ اور پھر ان کی شاخیں ہندوستان کے ہر ایک شہر میں موجود ہیں۔ اور یہ دونو مراکز یقیناً ہزاروں کی تعداد میں اچھوتوں اور مسلمانوں سے آریہ بنا رہے ہیں۔ اوّل تو یہ لوگ اپنی رپورٹوں کو پبلک میں بہت کم لاتے ہیں۔ اور اگر کسی نہ کسی طریق سے کوئی بات پبلک میں آجائے۔ تو انسان حیرت میں رہ جاتا ہے پچھلے ہی دنوں صرف ایک ہی ماہ میں ایک مرکز نے چھ سو سے زیادہ غیر ہندوؤں کو آریہ بنایا۔ یہ صرف ایک انجمن کا کام ہے۔ اس سے باقیوں کا بھی اندازہ لگا لیجئے ؎

یارانِ تیز گام نے محمل کو جالیا
ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے

حالانکہ جو وسعت جو کشش جو جاذبیت اسلام میں ہے وہ آریہ سماج میں کہاں؟ مگر یہ دُنیا جدّ و جہد کی ہے۔ خدا کسی کا رشتہ دار نہیں۔ جو قوم بھی جدّ و جہد کریگی وہ ضرور اس کا پھل پائے گی مسلمانوں کیلئے اب بھی وقت ہے ورنہ ع پھر پچھتائے ہوت کیا جب چڑیاں چُگ گئیں کھیت۔

ایک اور بھی عظیم الشان کام تھا اور ہے۔ اور وہ تھا یہ کہ ہم قریباً ہندوستان کی سب زبانوں میں کلام پاک کے تراجم شائع کر سکتے۔ اور اس کا نتیجہ خدا کے کرم سے بہت شاندار رہتا۔ میرے جیسا بے زر و بے درد و بے پر انسان بھی جب دو زبانوں میں تراجم شائع کر سکتا ہے۔ (گورمکھی اور ہندی) اگر کوئی انجمن اس مقدس کام کو ہاتھ میں لیتی۔ تو وہ کیا کچھ نہ کر سکتی۔ میرے گورمکھی و ہندی تراجم نے سکھوں اور ہندوؤں کی ذہنیت پر جو خوشگوار اثر ڈالا وہ نور کے ناظرین وقتاً فوقتاً نور میں ملاحظہ فرماتے ہی رہتے ہیں۔ اگر اب بھی مسلمان ہمت کریں اور ہندوستان کی باقی زبانوں میں کلام پاک کے تراجم کر سکیں۔ تو خدا کے کرم سے روحانی نقطہ خیال سے مذہبی دُنیا میں ایک انقلاب عظیم پیدا ہو سکتا ہے۔

چہارم۔ نور کی اشاعت کا سوال۔ چوتھے درجے پر میں نے اسے اس لئے رکھا ہے۔ کہ بدقسمتی یا خوش قسمتی سے میں اس کا ایڈیٹر ہوں۔ بدقسمتی میں اس لئے کہتا ہوں۔ کہ باوجود اس کے شاندار کارناموں کے دوستوں کو اس طرف توجہ نہیں۔ اور خوش قسمتی میں اس لئے کہتا ہوں۔ کہ مجھے نور کے ذریعہ تبلیغ کا سنہری موقعہ ملتا رہتا ہے۔ اور نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو ادا کر رہا ہے۔ دوست تو دوست دشمن تک بھی اس کے معترف ہیں سکھوں اور آریوں تک کو اس کا اعتراف ہے۔ دُور کیوں جاؤ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعالیٰ نصرہ العزیز نے ازراہِ نوازش سکھوں میں اشاعت کے لئے ایک سال کے واسطے نور کے شو پرچوں کی پھر تجدید فرما کر نور کی اہمیت کو قوم کے سامنے رکھ دیا۔ اب یہ بیرونی انجمنوں کا فرض ہے۔ کہ وہ حضور پُر نور کے منشاء مبارک کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے حسب استطاعت نور کے پرچے خرید کر سکھوں اور ہندوؤں میں مفت تقسیم کریں۔ اگر ایسے رنگ میں ایک سال کے لئے پانچ صد پرچوں کا انتظام ہو سکے۔ تو خدا کے کرم سے تبلیغی نقطہ خیال سے میں ایسا شاندار لٹریچر مہیا کر سکتا ہوں۔ کہ جو اپنے نتیجہ کے لحاظ سے تاریخی یادگار ہو۔ وہ قوم جو اپنے آپ کو تبلیغی جماعت کہتی ہو اور ہو بھی۔ اس کے سامنے پانچ صد پرچہ کی حقیقت ہی کیا؟ گو ہر ایک نیکی اپنے اندر خوبی رکھتی ہے۔ مگر فی زمانہ غیر مسلموں کو اسلامی دولت سے مالا مال کرنا یقیناً یہ جملہ نیکیوں کی سرتاج نیکی ہے۔ خدا مسلمانوں کو توفیق دے۔ اگر ان امور کے اختیار کرنے سے مسلمانوں نے کوتاہی سے کام لیا۔ تو خدا کسی کا رشتہ دار نہیں یہ دنیا جد و جہد کی ہے جو کوشش کریگا کامیاب ہوگا۔

تذکرات

ہم اور وہ

۱۸ر جون کا پرتاب لکھتا ہے۔ کہ "آل انڈیا دیانند سالویشن مشن ہوشیارپور کی کوششوں سے ماہ مئی میں ۶۰۲ غیر ہندوؤں کی شدھی کی گئی۔ اغواء کے ۷۳ کیس برآمد کئے۔" یہ یاد رہے۔ کہ اچھوتوں کو ہندو غیر ہندو نہیں سمجھتے۔ غیر ہندو یا تو عیسائی ہو سکتے ہیں یا مسلمان۔ عیسائیوں کی مالی حالت کوئی ایسی کمزور نہیں۔ اور ویسے بھی عیسائیوں میں ایک تنظیم ہے۔ یہ غیر ہندو ہو سکتے ہیں تو مسلمان۔ یہ تو صرف ایک ماہ کی رپورٹ ہے۔ اور وہ بھی صوبہ پنجاب کی۔ کیا ہندوستان کی کوئی تبلیغی انجمن یہ کہہ سکتی ہے کہ اس نے ایکماہ میں ۶۰۰ انہیں ۶۰ غیر مسلموں کو بھی مسلمان بنایا۔ کیا یہ مسلمانوں کے لئے رونے کا مقام نہیں۔

یارانِ تیز گام نے محمل کو جالیا
ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے

ہندوؤں کی تعداد پہلے ہی کافی سے زیادہ ہے۔ مگر پھر بھی ہندو مطمئن نہیں مسلمان پہلے ہی اقلیت میں ہیں۔ مگر پھر بھی عاقبت سے بے پرواہ۔ اگر مسلمانوں کو روحانی جذبہ بیدار نہیں کر سکتا۔ تو کم از کم سیاسی پہلو کو ہی دیکھیں مستقبل میں وہی قوم شاندار ہوگی جو اکثریت میں ہوگی۔ اقلیت کو اکثریت کا محتاج ہی رہنا پڑے گا۔ خدا مسلمانوں کو سمجھ دے۔ اب بھی کچھ نہیں بگڑا ؎

اُٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے ÷ پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

خالی کہنے سے کیا فائدہ

۱۶ر جون کا پرتاب ہمدم لکھنؤ کا یہ اقتباس دیتا ہے۔ کہ "ہمدم نے یہ دعوے کیا ہے۔ کہ خالصہ پنتھ درحقیقت مذہب اسلام کی ایک شاخ ہے۔ اور جنہوں نے گورو گرنتھ کو پڑھا ہے وہ اس بات سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ سکھ مذہب جسکی بناء توحید پر ہے درحقیقت اسلام کی ایک شاخ ہے ÷

یہ صحیح ہے۔ کہ سکھ مذہب کی ابتداء اسلام سے بہت قریب بلکہ قریب تر تھی۔ گورو صاحبان کا نمونہ اور شری گورو گرنتھ صاحب کے اقوال کافی حد تک اس معاملہ میں ہماری رہنمائی کرتے ہیں مگر اس سے کیا فائدہ۔ جب تک مسلمان اس کے لئے جدوجہد نہ کریں۔ کیا مسلمانوں نے آجتک سکھوں میں تبلیغ کے لئے کوئی مشن کھولا۔ یا جو شخص بھی اس کارِ خیر میں جدوجہد کر رہا ہے۔ اس کی کوئی قابلِ قدر اعانت کی۔ یقیناً نہیں۔ پھر ہم کامیاب ہوں تو کیسے۔ یہ دُنیا جدوجہد کی ہے۔ جو بھی جدوجہد کرے گا کامیاب ہوگا خواہ وہ کوئی ہو اگر ہم سکھوں میں تبلیغ کی پوری سعی کرتے تو آج نقشہ ہی بدلا ہوا ہوتا۔

خوشی

یہ بات انبساط سے سنی جائے گی۔ "مردان کے فوجی ہسپتال کے انچارج لفٹیننٹ کرنل اور آٹنگر نے جامعہ مسجد میں مذہب اسلام قبول کیا اور اُن کی صاحبزادی بھی مشرف باسلام ہوئی صاحب موصوف کا نام مبارک شاہ رکھا گیا۔"

اسلام میں بلاشبہ قوت جاذبہ ہے۔ اس کی روحانیت اور تمدن اپنی نظیر آپ ہے۔ اگر مسلمان کچھ بھی تبلیغ کی طرف توجہ دیں تو ایک کرنل کیا، کئی کرنل، اسلامی دولت سے مالا مال ہو سکتے ہیں سچ تو یہ ہے۔ کہ اس وقت تک ہم نے اسلام کی صحیح تصویر غیر مسلموں کے سامنے رکھی ہی نہیں۔ ورنہ اس وقت تک اکثر غیر مسلم اسلامی دولت سے مالا مال ہو چکے ہوتے۔

روزہ کی فضیلت

آریہ بالعموم اسلامی روزوں پر پھبتیاں اڑایا کرتے ہیں۔ مگر ہندو اخبار جاگرت اپنے ۱۱ر جون کے پرچہ میں روزہ کی خوبیوں کو بایں الفاظ ظاہر کرتا ہے۔ ہندوؤں کے ہاں ایک نرجلا اکادشی کا برت (روزہ) آتا ہے۔ جس میں پانی تک بھی نہیں پیا جاتا۔ اس کے متعلق یہ اخبار لکھتا ہے۔ کہ "بالکل جل (پانی) تک بھی نہ پیتے ہوئے من (دل) اور اندریوں (حواس) کو وش (قابو) میں کر کے بھگوان کا سمرن (خدا کی یاد) اور پوجا کی جاوے تو ضرور ہی منش (انسان) اس لوک میں سکھ بھوگ کر موکش (نجات) بھی حاصل کر سکتا ہے۔"

اسلام میں سال میں تیس ۳۰ روزے فرض ہیں جسمیں پانی تک کے استعمال کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اسلامی روزے انسان کو روحانیت کی کس بلندی پر لیجانا چاہتے ہیں۔ اسلام کا ہر ایک اصول کیا روحانی نقطہ خیال سے اور کیا تمدنی نوعیت سے خاص حکمت پر مبنی ہے۔ مگر اس حکمت سے وہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جن میں اصلاحیت ہو اور جنہیں اللہ سمجھ دے۔

ہندو اور سکھ

جب سے سکھ لیڈروں نے یہ حق بات کہنی شروع کی ہے۔ کہ ہم ہندو نہیں۔ اسی وقت سے ہندو لیڈر اور ہندو پریس سکھوں کو بہت جلی کٹی سُنا رہا ہے۔ حالانکہ سکھوں کا یہ دعویٰ کوئی نیا دعویٰ نہ تھا۔ آخر اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ صاحب کو مجبور ہو کر یہ کہنا پڑا کہ :-

"میرے سامنے صرف ایک ہی سوال ہے۔ کیا ہم ہندوؤں کی ان دھمکیوں کے سامنے جُھک کر ان کے غلام بن جائینگے۔ یا ڈٹ کر مقابلہ کرونگا۔"

ہندوؤں کو یہ جرأت سکھوں نے ہی دلائی۔ اگر شروع سے ہی اس سلسلہ کو قائم رکھا جاتا۔ کہ سکھ ہندو نہیں تو آج ہندو کو یہ جرأت ہی نہ ہوتی۔ خوشی ہے کہ سکھ وقت پر سنبھل گئے یہ قدرتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات ہے۔ کہ کچھ عرصہ ہندو پریس شور و شر کریگا اس کے بعد خود بخود حالات درست ہو جائیں گے۔

اقوالِ زرّیں

۲۰ جون کے شیر پنجاب نے "مجلسی گراوٹ" کے تحت ایک درد انگیز مضمون لکھا ہے۔ اس کے ضمن میں وہ لکھتے ہیں۔ کہ "جناب پیغمبر اسلام نے کیا خوب فرمایا۔ کہ جاہل مرد عورتوں پر حکومت کرتے ہیں۔ اور نیک و تعلیمیافتہ مردوں پر جاہل عورتیں حکومت کرتی ہیں"

حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال غیر معمولی حکمت پر مبنی ہیں۔ اسلام عورتوں کو پردہ کیساتھ ایک حد تک آزادی دیتا ہے۔ اگر اس بہترین تعلیم کو مشرق اور مغرب کی دیگر اقوام اپنا لیتیں تو آج سوشل نظام میں یہ برہمی نہ ہوتی۔ اور ہماری گھریلو زندگی نہایت خوشگوار ہوتی۔

اسلام کی طرف

۲۳ جون کا پرتاپ لکھتا ہے۔ پچھلے دنوں سبٹس پارٹی کے لیڈر رام سوامی مُدلیار نے مدراس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر براہمن ازم کے ظلم سے بچنے کے لئے ہمیں مذہب تبدیل کرنا پڑا تو ہمیں جنوبی ہند کے دراوڑوں کو اسلام قبول کرنے کا مشورہ دونگا۔ "یہ ہے بھی درست کیونکہ بہترین مساوات اور بہترین روحانیت سوائے اسلام کے اور کہیں نہیں مل سکتی۔ مسلمانوں میں کوئی اچھوت یا شودر نہیں۔ سب بھائی بھائی ہیں۔ لہٰذا جو بھی قوم دین و دنیا کے حسنات سے مالا مال ہونا چاہتی ہو اسے سوائے اسلام کے اور کہیں یہ نعمت میسّر نہ آسکے گی۔

سکھ اور نور

ازراہ کرم تحریک جدید نے سکھوں میں اشاعت کیلئے نور کا سو پرچہ منظور فرمایا ہے۔ لہٰذا خواہشمند سکھ اور ہندو صاحبان اپنی درخواستیں جلد بھجوائیں۔ جنکی درخواستیں پہلے آئیں گی وہی حقدار ہوں گے۔

حضرت اورنگ زیب اور گورو تیغ بہادر

سکھ اور مسلمان ہمارے ملک کی دو ایسی قومیں ہیں۔ جنکی مذہبی تعلیم ایک دوسرے کے بہت قریب ہے حضرت بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ کی عزت اور عظمت دونوں قوموں میں مشترک ہے۔ سکھ لوگ آپ کو اپنا پہلا گورو یقین کرتے ہیں اور ہم مسلمان آپ کو خدا کا برگزیدہ ولی اللہ تسلیم کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ اور بھی بہت سی باتیں ہیں جو ان دونوں قوموں کو ایکدوسرے کے قریب کرنیوالی ہیں۔ لیکن ہمارے ملک کی یہ بدقسمتی سمجھو۔ کہ یہ دونوں قومیں بہت سی باتوں میں مذہبی طور پر متحد ہونیکے باوجود پھر بھی ایکدوسرے سے دُور نظر آ رہی ہیں۔ اب تھوڑے عرصہ سے پھر کچھ بھلے آثار نظر آ رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ایک سکھ دوست سردار گورچرن سنگھ صاحب ایم۔ اے کی طرف سے ایک مبارک اور مفید تجویز امرتسر کے ایک سکھ اخبار "اجیت" میں شائع ہوئی ہے جو حسب ذیل ہے:۔

"اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ مسلمان بھائی بھی آخر ہمارے ویسے ہی بھائی ہیں جیسے کہ ہندو۔ ضرورت ہے۔ کہ سکھوں اور مسلمانوں کے آپس کے شکوک رفع ہوں اور بچھڑے گلے ملیں" (اجیت امرتسر ۶ جون ۱۹۴۳ء)

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ جب تک شکوک رفع نہوں ہم ایکدوسرے کے گلے نہیں مل سکتے۔ اور ہم جب تک اُن تمام باتوں کو جو ہمارے اختلافات کو بڑھانیوالی ہیں درمیان سے نہ نکالیں گے ہم متحد نہیں ہو سکتے۔ منجملہ ان باتوں کے جو ہمارے اتحاد میں روک ہیں۔ ایک بات یہ بھی ہے کہ حضرت اورنگ زیب نے گورو تیغ بہادر کو قتل کروا دیا تھا۔ اس واقعہ کی بنیاد پر ہی ہمارے سکھ بھائی حضرت اورنگ زیب کو ہر سال عموماً کوستے رہتے ہیں۔ گورو صاحب کے قتل کے واقعہ کو سکھ صاحبان عموماً اس طرح بیان کیا کرتے ہیں کہ حضرت اورنگ زیب نے کشمیر کے ہندوؤں کو مسلمان بنانیکا حکم صادر کیا۔ اور کشمیر کے پنڈت اس حکم کو سُنکر گورو تیغ بہادر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور امداد کی اپیل کی۔ جس پر گورو صاحب ان کی امداد کیلئے دہلی تشریف لے گئے اور وہاں پر آپ ہندوؤں کے تلک اور جنیو کی حفاظت میں قتل ہو گئے۔

اس بات میں کہاں تک سچائی ہے؟ اس کا اندازہ ہر وہ شخص نہایت آسانی سے کر سکتا ہے۔ جو سکھ لٹریچر سے واقف ہے۔ خود سکھ وِدوان اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ گورو صاحب کا قتل ہندوؤں کے تلک اور جنیو کی حفاظت میں ہوا۔ کیونکہ سکھ مذہب میں یہ دونوں چیزیں ناجائز ہیں بلکہ گورو گوبند سنگھ صاحب نے نہایت واضح الفاظ میں اِن دونوں کا رد کیا ہے جیسا کہ آپکا ارشاد ہے:۔

"گورو کا سکھ جنیو ٹیکہ دھارن نہ کرے" (رہت نامہ بھائی چوپا سنگھ۔) نیز آپ نے صریح الفاظ میں جنیو اور ٹیکہ اختیار کرنیکی سزا جہنّم قرار دی ہے۔ (ملاحظہ ہو رہت نامہ بھائی دیسا سنگھ و سدھرم مارگ گرنتھ صفحہ ۱۶۲ و ۱۳۱)

گورو گوبند سنگھ صاحب کے ان ارشادات کی روشنی میں ہی ایک سکھ وِدوان ڈاکٹر رن سنگھ صاحب نے لکھا ہے:۔

"ہائے کس قدر اندھیر کی بات ہے کہ ۔ ۔ ۔ ہماری تحریروں سے ثابت ہے کہ اُن کا (یعنی گورو تیغ بہادر صاحب کا) بلیدان تلک اور جنیو کی حفاظت میں ہوا۔ کیا گورو گوبند سنگھ صاحب ایسا لکھ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں" (دسم گرنتھ نرنے صفحہ ۳۲)

گورو گوبند سنگھ صاحب کا دہلی میں کیسے قتل ہوا اسکے متعلق سکھ کتب میں بہت سے عجیب و غریب واقعات مذکور ہیں۔ بعض کتابوں میں تو یہاں تک لکھدیا گیا ہے۔ کہ گورو تیغ بہادر صاحب نے اپنے ایک سکھ ساتھی سے کہا۔ کہ تم تلوار مار کر میری گردن اتار دو۔ اس پر اس سکھ نے گورو صاحب کے حکم کی تعمیل کر دی۔ چنانچہ گور بلاس پاتشاہی چھیویں میں مذکور ہے کہ گورو صاحب نے اپنے سکھ سے کہا کہ:۔

جب ہوں آپن نواؤں سیس
مارو تیغ نہ دھرو کسیس
تبھے سکھ وے ایہہ اچارے
گور کے ہتے پاپ ہوئے بھارے
تب گور کہیو پاپ نہ کوئی
ہمرے نکٹ واس تو ہے ہوئی
ایہہ بھاکھ گور سیس نوائے
سُن بدھیا سکھ تیغ چلائے

(اودھیائے ۸ صفحہ ۲۳۲)

یہ قتل کا واقعہ اسی طرح ہی گور بلاس پاتشاہی دسویں مصنفہ بھائی سکھا سنگھ و بھگت رتنا ولی مصنفہ بھائی منی سنگھ و گورمہما پرکاش مصنفہ باوا سروپ چند اور سکھاندے راج دی وتھیا میں بھی مرقوم ہے۔ نیز منتھ پرکاش بھنگو دتن سنگھ میں مرقوم ہے۔ کہ اورنگ زیب نے گورو تیغ بہادر صاحب کو کوئی معجزہ دکھانیکو کہا۔ اس پر گورو صاحب نے یہ جوابدیا:۔

تب ستگورو نے ایس اچارا
ہمرا اشٹ دیکھو تم بھارا

(از گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ قادیان۔ باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دیں۔
(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۷۶۶۔ منکہ فضل الرحمن ولد موسوی فضل الٰہی صاحب قوم چغتائی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میں) اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گذارہ ۳۰ روپے ماہوار آمد پر ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع پھر مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

المرقوم ۱۰ مارچ ۱۹۴۳ء۔ ۱۰ امان ۱۳۲۲ہش۔
گواہ شد۔ عبدالقادر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔
العبد فضل الرحمن چغتائی کلرک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان ۱۰/۳/۴۳۔ گواہ شد۔ خاکسار محبوب عالم خالد مہتمم تربیت و اصلاح قادیان ؛

نمبر ۶۷۶۸۔ منکہ ایم محمد حسین تحسین ولد میاں محمد الدین صاحب مرحوم قوم دھاند (راجپوت) پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۱ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان دارالامان۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری ماہوار آمد اس وقت مبلغ ۶۵/- روپے بصیغہ ملازمت ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ (تا زیست۔ انشاء اللہ العزیز) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کرونگا۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا ہو اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اس تمام جائداد پر بھی جو مجھے کہیں سے ملیگی۔ گواہ شد۔ حاجی محمد اسمٰعیل نائب صدر محلہ دارالبرکات۔ گواہ شد۔ احمد دین۔
العبد۔ ایم محمد حسین تحسین محلہ دارالبرکات قادیان ۲۷/۴/۴۳

نمبر ۶۷۶۷۔ منکہ عبدالرشید ولد بابو اللہ بخش صاحب۔ قوم راجپوت جنجوعہ۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن گوجرانوالہ ڈاکخانہ گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ اکاسٹھ -/۶۱ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط
العبد۔ ایم عبدالرشید کلرک (عارضی) سی۔ ایم۔ اے "ورک سیکشن" راولپنڈی۔ گواہ شد۔ اللہ بخش سب پوسٹماسٹر ٹیکسلا۔ والد موصی ۱۶/۵/۴۳۔ گواہ شد۔ عبدالرشید امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی ؛

نمبر ۶۷۶۸۔ منکہ عبدالقدیر ولد وزیر الدین احمد مرحوم قوم شیخ صدیقی۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۴۰ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی۔ ساکن جمگاؤں۔ ڈاکخانہ، ضلع بھاگلپور۔ صوبہ بہار۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میں ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی جمشید پور میں ملازم ہوں۔ اس وقت میری ماہوار آمدنی -/۵۸ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ عارضی طور پر کچھ الاؤنس جنگ کے دوران بھی ملتا ہے۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو کہ میں تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ میری کچھ جائداد بھائیوں میں مشترکہ ہے۔ جسکی تفصیل کا مجھے اسوقت صحیح علم نہیں۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر واخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ گواہ شد۔ محمد سلیمان بقلم خود سیکرٹری خدام الاحمدیہ جمشید پور۔ العبد۔ عبدالقدیر بقلم خود۔ گواہ شد۔ بشیر احمد چغتائی سیکرٹری وصایا جمشید پور ۹/۵/۴۳

نمبر ۶۷۷۲۔ میں محمودہ بیگم بنت چوہدری غلام سرور قوم جٹ پیشہ زراعت۔ عمر ۲۷ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن منٹگمری ڈاکخانہ منٹگمری۔ ضلع منٹگمری صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۱۳۵ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامتہ۔ محمودہ بیگم بی اے۔ بی ٹی۔ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول منٹگمری۔ گواہ شد۔ (چوہدری) محمد شریف وکیل امیر جماعت احمدیہ منٹگمری۔ گواہ شد (چوہدری) فیض احمد انسپکٹر بیت المال قادیان دارالامان ۲۱/۵/۴۳

نمبر ۶۷۷۳۔ منکہ عبداللطیف ولد چوہدری محمد ابراہیم قوم راجپوت جنجوعہ۔ پیشہ تجارت۔ عمر ۲۷ برس۔ تاریخ بیعت۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن دارالشکر قادیان۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اسوقت میری ہوا آمد پچاس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ✦ فقط المرقوم عبد اللطیف مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۴۳ء۔ گواہ شد۔ محمد اسحاق مالک سیالکوٹ ہاؤس قادیان۔ گواہ شد۔ شریف احمد ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب دارالشکر

نمبر ۶۷۷۷۔ منکہ غلام حیدر ولد محمد اسمٰعیل قوم چنڈہڑ۔ پیشہ موچی۔ عمر ۲۲ سال۔ تاریخ بیعت۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن تیجہ کلاں۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں اس وقت ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ میں ملازم ہوں۔ میری ماہوار آمد مبلغ تیس ۳۰ روپیہ ہے۔ میں انشاء اللہ تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ گواہ شد۔ فضل الٰہی عفا اللہ مہاجر قادیان۔ حال مذہبی استاد ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ چھاؤنی انبالہ۔ ۲۲ ۵/۴۳۔ العبد۔ بقلم خود غلام حیدر حال ملازم ۱۵/۱۵ رجمنٹ پنجاب۔ چھاؤنی انبالہ ۲۲ ۵/۴۳۔ گواہ شد صوبیدار عبد الوہاب ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ انبالہ چھاؤنی بقلم خود ✦

نمبر ۶۷۷۸۔ منکہ چوہدری عبد المجید ولد چوہدری غلام حسن صاحب۔ قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء یا ۱۹۰۷ء ساکن لویرنوالہ تحصیل وزیر آباد۔ ڈاکخانہ لویرنوالہ ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

(۱) ۴ کنال زمین محلہ دارالودود قادیان قیمت ۱۶۰۰/- روپیہ۔ (۲) ۱۲۵۔۱ ایکڑ اراضی واقعہ نبی سر روڈ سندھ جس کی قسط ادا کی جارہی ہے۔ (۳) زمین اور مکان رہائش واقعہ لویرنوالہ تحصیل وزیر آباد مشترکہ ہے۔ اسکی قیمت کا مجھے اس وقت اندازہ نہیں۔

جائداد نمبر ۲ و ۳ کی قیمت کا علم اسوقت نہیں ہے۔

(۴) علاوہ جائداد مندرجہ بالا کے میری ماہوار آمد بذریعہ ملازمت ۳۸۰/- روپے ماہانہ ہے۔ میں اپنی ہر سہ مندرجہ بالا غیر منقولہ جائداد کا دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اپنی ماہوار آمد کا بھی دسواں حصہ ادا کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط۔ گواہ شد مشتاق عالم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سندھ سیمنٹ ورکس روہڑی۔ العبد۔ چوہدری عبد المجید بقلم خود۔ گواہ شد محمد یوسف پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ روہڑی وسکھر ✦

نمبر ۶۷۷۹۔ منکہ مسعود احمد ولد ڈاکٹر بھائی محمود احمد قوم جنجوعہ پیشہ طالب علمی عمر ۲۰½ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۵/۱۹۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔

اس وقت میری جائداد صرف ۱۵ مرلے زمین سکنی واقعہ محلہ دارالرحمت ہے۔ جو مجھے قرآن کریم حفظ کرنے پر بطور انعام والدہ صاحبہ نے چار سو روپیہ میں خرید کر دی تھی۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ مجھے حضرت والد صاحب کی طرف سے دس ۱۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہوں گا۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ منہا ہوگا۔ فقط مورخہ ۲۲ ۵/۴۳۔ العبد مسعود احمد فائنل ایئر میڈیکل سکول امرتسر۔ گواہ شد محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان۔ گواہ شد ظہور احمد دارالرحمت قادیان ✦

نمبر ۶۷۸۰۔ منکہ صالحہ خاتون بنت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

اس وقت میری جائداد صرف ایک کنال زمین سکنی واقع محلہ دارالرحمت ہے۔ جو میں نے گذشتہ سال مبلغ تین صد روپیہ میں خرید کی تھی۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے بعد جو ترکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ کردوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط مورخہ ۲۲ ۵/۴۳۔ الامتہ۔ صالحہ خاتون۔ گواہ شد محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان۔ گواہ شد ظہور احمد دارالرحمت قادیان ✦

نمبر ۶۷۸۱۔ منکہ آمنہ خاتون بنت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب قوم جنجوعہ۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔

اس وقت میرے پاس صرف ایک سو روپیہ نقد موجود ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ نیز مجھے والد صاحب کی طرف سے

رجسٹرڈ نمبر ۲۵۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پانچ روپے ماہوار بطور حبیب خرچ ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کراتی رہونگی۔ میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا جزو یا اسکی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ کردوں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط مؤرخہ ۲۲ ۵/۴۳ ۔ الامتہ۔ آمنہ خاتون۔ گواہ شد۔ محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان۔ گواہ شد۔ ظہور احمد دارالرحمت قادیان ✤

نمبر ۶۷۵۰ ۔ منکہ سلیمہ خاتون بنت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب قوم جنجوعہ۔ پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :- اسوقت میرے پاس صرف ایکسو روپیہ نقد موجود ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ کردوں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط۔ مؤرخہ ۲۲ ۵/۴۳ ۔ الامتہ مسعودہ خاتون۔ گواہ شد۔ محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان۔ گواہ شد۔ ظہور احمد دارالرحمت قادیان ✤

نمبر ۶۷۵۲ ۔ منکہ مسعودہ خاتون بنت میاں فیروز الدین صاحب مرحوم۔ قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :- اس وقت صرف ایکسو روپیہ نقد موجود ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ کردوں تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔ فقط۔ مؤرخہ ۲۲ ۵/۴۳ ۔ الامتہ مسعودہ خاتون۔ گواہ شد۔ محمود احمد احمدیہ میڈیکل ہال قادیان۔ گواہ شد۔ ظہور احمد دارالرحمت قادیان ✤

نمبر ۶۷۵۳ ۔ منکہ محمد علی ولد چوہدری عالم بخش قوم جٹ باجوہ پیشہ دکانداری۔ عمر ۳۲ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن داتا زید کا تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔ حال چک ڈاکخانہ چک ۳۱/۱۱.ع ضلع منٹگمری صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :- اس وقت میری جائداد غیر منقولہ اراضی ۱۸ اکنال ۴ مرلے بمقام داتا زید کا ضلع سیالکوٹ میں ہے جسکی بازاری قیمت موجودہ نرخ کے لحاظ سے مبلغ نو صد دس روپے بنتی ہے۔ جس کے ۱/۹ حصہ کی مبلغ -/۱۰۱/۲ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کرکے رسید حاصل کروں۔ تو اس قدر روپیہ قیمت مذکور سے منہا کردیا جائیگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں رقم مذکورہ داخل خزانہ نہ کرسکوں۔ تو میرے مرنے کے بعد میرے ورثاء رقم ہذا داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرنے کے حق دار ہوں گے۔ اس کے علاوہ اس وقت میری آمدنی بذریعہ دکان قریباً (ایکصد بانوے) -/۱۹۲ روپے سالانہ ہے۔ جس کی کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں جو بعد حساب آمدنی ششماہی ادا کرتا رہونگا۔ اگر مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کردوں تو اسکے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اور یہ اقرار کرتا ہوں۔ کہ آمد دکان کی کمی بیشی کے مطابق چندہ حصہ آمد ۱/۹ داخل کرتا رہونگا۔ گواہ شد۔ باقدین نائب ذیلدار موصی نمبر ۵۳۲۰ ۔ ساکن چک ۳۰/۱۱.ع ضلع منٹگمری والس پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ بقلم خود۔ العبد۔ محمد علی ولد چوہدری عالم بخش۔ قوم جٹ باجوہ ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ۔ حال چک ۳۰/۱۱.ع ڈاکخانہ چک ۳۱/۱۱.ع ضلع منٹگمری بقلم خود۔ گواہ شد۔ غلام محمد بقلم خود چک نمبر ۳۰ ۱۱/۴ موصی نمبر ۳۱۸۳ ✤

نمبر ۶۷۵۴ ۔ منکہ غلام فرید ولد حاکم دین قوم گکے زئی پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ۔ ساکن فیض اللہ چک ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ جون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :- میرے والد زندہ ہیں انکی زمین زرعی ۱۰ گھماؤں ہے۔ جس کے ہم اس وقت ۶ بھائی حصہ دار ہیں۔ جس وقت اراضی تقسیم ہوکر میرے حصہ میں آئیگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اس کے علاوہ ایک کھیت ۷½ کنال موضع کھارا میں میں نے رہن لیا ہوا ہے۔ مبلغ -/۱۰۰ روپیہ میں۔ اس کی اوسط آمد اسوقت پچیس روپے سالانہ ہے۔ نیز اسوقت مبلغ -/۹۰ روپے نقد میرے پاس موجود ہیں۔ ان کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں۔ جس قدر بھی میرے مرنے کے بعد جائداد باقی ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ گواہ شد۔ محمد امین کارکن بورڈنگ تحریک جدید قادیان ۶/۴۳ ۷ ۔ العبد۔ نشان انگوٹھا غلام فرید ولد حاکم دین ۶/۴۳ ۷ ۔ گواہ شد۔ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید قادیان ۶/۴۳ ۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۷۵۵۔ منکہ روشن بی بی زوجہ ولی محمدؐ خانصاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری۔ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن قادیان (حلقہ مسجد اقصیٰ) ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶ رجون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ ۳۲ ہیں۔ جو میں وصول کرچکی ہوں۔ جو میرے پاس نقد موجود ہیں۔ اس کے علاوہ اور زر زیورات مبلغ ۱۵۸ میرے پاس نقد موجود ہیں۔ گویا کل مبلغ مالیت ۱۹۰ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ مذکورہ جائداد کے علاوہ میری اور کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اور نہ ہی میرا کوئی زیور ہے۔ بوقت وفات اگر مذکورہ جائداد کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

نوٹ :۔ مذکورہ جائداد مبلغ مالیت ۱۹۰ کے ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۱۹ کی رقم وصیت ہذا کی منظوری کے ساتھ ہی انشاء اللہ نقد ادا کردونگی۔ فقط۔ الامتہ۔ نشان انگوٹھا روشن بی بی زوجہ ولی محمد خاں ۶/۶/۴۳۔ گواہ شد۔ ولی محمد خاں خاوند موصیہ ۶/۶/۴۳۔ گواہ شد۔ محمد عبداللہ قریشی بقلم خود۔ وائس پریذیڈنٹ حلقہ مسجد اقصیٰ ۶/۶/۴۳

نمبر ۶۷۵۶۔ منکہ مریم زوجہ غلام جیلانی خاں قوم راجپوت۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۳ سال۔ تاریخ بیعت ۱۹۲۴ء۔ ساکن پنام ڈاکخانہ خاص۔ ضلع ہوشیارپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱ راپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے :۔ تقریباً بائیس گھماؤں اراضی واقعہ رقبہ موضع خاصی کلاں ڈاکخانہ و ضلع لدھیانہ ہے۔ بروئے کاغذات مال جسقدر بھی ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں موضع مذکور میں اراضی کے ہمراہ بعض توڑ سفید واقعہ آبادی دیہہ بھی ہیں۔ جن کی کوئی معین قیمت نہیں۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن مذکور کرتی ہوں۔ اس تمام جائداد کی قیمت اس وقت چار ہزار روپیہ ہوگی۔ اس کے علاوہ میری جسقدر بھی جائداد میرے مرنے کے وقت ثابت ہو۔ اس کی بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بطور جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کردوں تو وہ اس میں سے مجرا ہوگی۔ العبد مسماۃ مریم مذکور۔ گواہ شد۔ عبدالغنی خان سیکرٹری مال انجمن احمدیہ کریام۔ گواہ شد۔ حاجی غلام احمد امیر جماعت احمدیہ کریام۔ بقلم غلام جیلانی خاوند موصیہ +

نمبر ۶۷۵۷۔ منکہ فضل حق ولد مولوی غلام رسول جٹ ونیس پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لنگے ڈاکخانہ لنگے ضلع گجرات صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ باعث تحریر آنکہ :۔ منکہ فضل حق ونیس ولد مولوی غلام رسول صاحب قوم جٹ ونیس سکنہ لنگے ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع گجرات کا ہوں۔ میں بلاجبر واکراہ و ہوش و ہواس خمسہ مندرجہ ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت منقولہ اور غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں۔ میری ماہوار آمدنی اس وقت مبلغ اٹھارہ ۱۸/- ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمدنی کا ۱/۸ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا۔ اور میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کی بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میں اپنی ماہوار آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اگر میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراؤں۔ تو وہ میری جائداد میں سے منہا کی جائے گی۔ فقط۔

(نوٹ) خدا کے فضل سے میری آمدنی میں جسقدر اضافہ ہوتا جائے گا۔ اس کی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔ گواہ شد ۱۹۱۱۹ نائک غلام مرتضیٰ سیکرٹری مال بی کمپنی ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ انبالہ چھاؤنی۔ العبد۔ بقلم خود فضل حق ونیس رنگروٹ ۲۷۶۸۴ B. کمپنی ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ انبالہ چھاؤنی۔ گواہ شد۔ فضل الٰہی عفا اللہ مہاجر قادیان۔ حال مذہبی استاد ۱۵/۱۵ رجمنٹ احمدیہ کمپنی انبالہ چھاؤنی۔ گواہ شد۔ صوبیدار عبدالوہاب۔ پریذیڈنٹ ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ انبالہ چھاؤنی +

نمبر ۶۷۶۰۔ منکہ شیخ لطیف الرحمن ولد شیخ کفیم الرحمن قوم شیخ قانون گو۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۳۰ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حال ملتان، چھاؤنی۔ ڈاکخانہ ملتان چھاؤنی۔ ضلع ملتان۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم اپریل ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں :۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد ۵۱/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ انشاء اللہ۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط المرقوم تاریخ ۱/۴/۴۳۔ العبد۔ موصی شیخ لطیف الرحمن بی۔ اے ایس۔ اے۔ وی سینئر انگلش ٹیچر کنٹونمنٹ ہائی سکول ملتان چھاؤنی۔ گواہ شد۔ شیخ فضل الرحمن افسر سپرنٹنڈنٹ جماعت احمدیہ ملتان۔ گواہ شد۔ عبدالحمید ولد خدا بخش ڈرائیور چھاؤنی ملتان +

نمبر ۶۷۶۴۔ منکہ حسین بی بی زوجہ مستری نظام الدین صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری۔ عمر اندازاً چالیس ۴۰ سال۔ تاریخ بیعت اندازاً ۱۹۱۰ء ساکن ویگے وال ڈاکخانہ مجیٹھہ ضلع امرتسر صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵ رجون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔ اس وقت مبلغ ۱۴۰/- روپے نقد میرے پاس موجود ہیں۔ میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور یہ حصہ وصیت مبلغ ۱۴ روپے نقد ادا کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں۔ میں اپنے خاوند سے اپنا مہر وصول کرچکی ہوئی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ثابت ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ ۵ رجون ۱۹۴۳ء۔ الامتہ۔ (نشان انگوٹھا) حسین بی بی زوجہ مستری نظام الدین صاحب ساکن ویگے وال ضلع امرتسر حال وارد دارالرحمت قادیان۔ گواہ شد مستری نظام الدین خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد مستری محمد یعقوب بقلم خود۔ پیر موصیہ

(آفسٹ پریس لاہور بازار انارکلی میں باہتمام شیخ غلام حیدر پرنٹر چھپوا کر سردار محمد یوسف ایڈیٹر و پبلشر نے نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور سے شائع کیا)